Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 03,
April – June. 2022

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

صوبہ پنجاب میں گھریلو خواتین کے (INDOOR) تفریحی کھیل، مواقع اور صورتحال: ایک جائزہ

Indoor recreational Sports,Opportunities and Situation for Housewives in Punjab province

Sidra nazir*
M.phil scholar&Department of islamic study ,University of sialkot.
Hafiza sabika Fatima**
M.phil scholar&Department of islamic study ,University of sialkot

ABSTRACT

The concept of entertainment existed in every era and all the nation. However, every nation has adopted ways of entertainment by taking its cultural norms into account. Some nations have even established entertainment as an expression of religious rituals, but some only treat it as a part of their culture only. Modern inventions, however, have changed the face of entertainment in the modern era. Generally, in the past, entertainment was only associated with physical training and growth. If we take a closer look, we can see this concept prevalent in all sports. Similarly, the home-bound women's sports were also of the same sort. In contrast to physical sports, modern inventions such as dishes, cable, television, the computer, the internet, and smartphones are known as media. All these inventions have widened the scope of entertainment. Not only they have widened it, but they have abolished the collectivism associated with the previous concept of entertainment and have made it individualistic. The current concept of entertainment programs that get telecasted live has included songs, fashion shows, tv shows, and movies under the umbrella term of entertainment. Thus, in turn, causes the spread of western and non-Islamic culture in the name of entertainment. A list of people assumes that there is no space for celebration or entertainment in Islam and they can only lead a straightforward and secluded life after accepting Islam because it does not allow any celebration or entertainment. It is certainly a myth that people follow. Another type of Muslim belief is that Islam only revolves around prayers and fasting. They believe that they can do anything if they are offering Namaz and keeping fasts. They have a notion that they can adopt the norms of western culture, Hindus, Westerners, and uncultured people. They can adopt anything in the name of entertainment and they can do whatever worldly activities they want to do in the name of happiness and entertainment.

Keywords: *Punjab province ,indoor ,Entertainment , Housewives*

تمہید

تفریح کا تصور ہر زمانے میں اور ہر قوم میں پایا جاتا البتہ ہر قوم اپنی تہذیب و تمدن کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس کا اہتمام کرتی رہی ہے۔کچھ اقوام میں تو تفریح کے ان مظاہر کو مذہبی حیثیت بھی حاصل ہے اور کچھ اقوام میں اس کا تعلق صرف ثقافت سے ہے۔لیکن عصر حاضر میں جدید ایجادات نے تفریح کا تصور بالکل ہی تبدیل کر دیا ہے، عمومی طور پر زمانہ ماضی میں تفریح کا تصور جسمانی تربیت و نشوونما کے ساتھ وابستہ تھا۔اگر بغور جائزہ لیا جائے تو زمانہ ماضی کے جتنے بھی کھیل تھے ان سب میں یہ پہلو اجاگر تھا اور گھریلو خواتین کے کھیل بھی اسی نوعیت سے تعلق رکھتے تھے۔اس کے برعکس جدید ایجادات جیسے ڈش، کیبل، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ اور اسمارٹ موبائل فونز جن کو ذرائع ابلاغ (MEDIA) بھی کہا جاتا ہے۔

ان سب نے تصورِ تفریح کو بہت وسعت دے دی ہے اور صرف وسعت ہی نہیں دی بلکہ ان سب نے سابقہ تصورِ تفریح میں موجود اجتماعیت کو ختم کر دیا اور انفرادیت کو رائج کیا۔اب صورتِ حال تو یہ ہے کہ ان ذرائع ابلاغ کے ذریعے براہِ راست پیش کیے جانے والے پروگرام جس میں، گانے، فیشن شو، ٹی وی شو، فلمیں وغیرہ کو بھی تفریح کا نام دے دیا ہے۔اور یہی وجہ ہے کہ تفریح کے نام پر مغربی و غیر اسلامی تہذیب و تمدن اور ثقافت کو فروغ دیا جارہا ہے۔

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام میں کسی قسم کی خوشی اور تفریح منانے کی گنجائش نہیں ہے۔اسلام میں داخل ہونے کے بعد اس کا کام بس یہ ہے کہ وہ روکھی سوکھی زندگی گزارے، اور ہر قسم کی سیر و تفریح اور مسرت سے بالکل منفرد ہو کر ایک تارک الدنیا کے طور پر زندگی گزارے۔یہ ایک قسم کی غلط فہمی ہے جو لوگوں میں پائی جاتی ہے۔اور کچھ وہ لوگ ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام صرف عبادات اور روزے کا نام ہے، نماز پڑھ لی روزہ رکھ لیا اب جو ہمارا جی چاہے ہم کریں، مغربی تہذیب، انگریزوں، ہندوں، غیر مہذب لوگوں کے طور طریقوں کو اپنائے۔جو جی چاہے کریں ہمیں تفریح اور خوشی کے نام پر دنیا کی ہر چیز کرنے کا اختیار ہے۔یہ ایک دوسری صورتِ حال ہے یہ دونوں صورتیں اسلام اور شریعت کے مزاج و تقاضوں کے خلاف ہیں۔شریعت کی تعلیمات اور تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہیں اس لیے ہمیں سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ تفریحات اور کھیلوں کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر کیا ہے ؟

تفریح کا مفہوم

تفریح کا لفظ دراصل عربی زبان کا لفظ ہے جو "فرح" سے مشتق ہے جس کے معنی گپ شپ، دل لگی، ہنسی مذاق، خوشی و مسرت، فرحت اور اطمینان وغیرہ حاصل کرنے کے آتے ہیں فرح کے بارے میں علامہ قرطبیؒ تحریر فرماتے ہیں۔ :الفرح لذة فی القلب فادراک المحبوب[1] "کہ محبوب چیز کے پالینے سے جو لذت حاصل ہوتی ہے اسی کو فرحت و خوشی کہتے ہیں"۔ جس طرح جسم کی تفریح ہوتی ہے ،اسی طرح جذبات واحساسات، عقل ،ذہن ،دل، کی بھی تفریح ہوتی ہے۔یہ تفریح انسانی مزاج ،انسانی جذبات واحساسات ،انسانی طبیعت کو Regenerate کرنے کے لیے ہوتی ہے

۔انسان ایک ماحول سے اُکتا جاتا ہے اور یکساں ماحول اسے بور کر دیتا ہے، سیدنا علیؓ سے مروی ہے: "روحوا لقلوب وابتغوا لها طرائف الحكمة، فانها تمل كما تمل الابدان"[2] دل کی راحت کا سامان کرو، اور اس کے لئے عمدہ حکمت تلاش کرو کیونکہ وہ بھی تھک جاتے ہیں جس طرح بدن تھکتے ہیں. اسی بنا پر ماحول میں جدت پیدا کرنے کے لیے اسے کچھ کرنا پڑتا ہے۔ عربی کا ایک ضرب المثل (proverb) ہے: "كل جديد لذيذ" ہر جدید لذیذ ہوتا ہے" گویا انسان جدت میں لذت محسوس کرتا ہے انسان جب کوئی نئی چیز کرتا ہے تو اس کو خوشی ہوتی ہے، اسی خوشی کی وجہ سے تفریح محسوس ہوتی ہے، اور اسی تفریح کی وجہ سے احساس اور جذبے میں زندگی کی نئی لہر پیدا ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "روحوا القلوب ساعة،ساعة، فان القلوب اذا كلت عميت" [3] دلوں کو وقتاً فوقتاً راحت پہنچاؤ، کیوں دل جب تھک جاتے ہیں تو بے بصیرت ہو جاتے ہیں" اس سے ہٹ کر وہ نیا ماحول تلاش کرنا چاہتا ہے یہ ایک انسانی فطرت (natural) ہے۔

اسلام کا تصورِ تفریح

اسلام میں بھی سیر و تفریح اور جہاں گردی کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ لیکن آج کے ہوس پرست سیاحوں کی طرح نہیں بلکہ گذشتہ لوگوں کے آثار قدیمہ اور عبرت وانجام کے مطالعہ اور گوشہ ہائے عالم میں قدرتِ خداوندی کے مشاہدات کے لیے اور اسی کا نام قرآن نے "سیر وافی الارض" رکھا ہے اور حکم ہوتا ہے۔ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ[4] "آپ کہیے کہ تم زمین میں سفر کرو پھر دیکھو کہ، مجرموں کا کیسا انجام ہوا" دوسری جگہ ارشاد ہوتا قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ[5] "آپ کہیے کہ تم زمین میں سفر کرو پس غور کرو کہ کس طرح اللہ نے ابتداء مخلوق کو پیدا کیا" 8 **اسی طرح غور کریں کہ** تفریح منانے کے جتنے بھی تہوار اور مواقع ہیں ان میں سے کسی بھی موقع کو اللہ تعالیٰ نے تفریح کے لیے یا تہوار کے طور پر استعمال نہیں کیا۔ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے: "لكل قوم عيد وهذا عيدنا" "ہر قوم کی ایک عید ہے اور ہماری عیدیں یہ دو ہیں" عید الفطر، عید الاضحیٰ۔ ان کا تعلق کسی جنگ کی کامیابی، انسانی تعظیم، کسی ریاست کے قیام، کسی بڑے انسان کی پیدائش و وفات سے نہیں ہیں۔

بلکہ ان عیدوں کا تعلق دو اصولوں سے وابستہ ہے جو انبیاء اکرام کی تعلیم کا ہمیشہ ممتاز ترین وصف رہے ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی الہٰی کا نزول، قرآن مجید کی عطا جس کے شکر کے لیے عید الفطر منائی جاتی ہے۔ اور دوسرا اللہ کے حضور قربانی کا دینا ہے جو آج تک کسی نے بھی نہیں دی اسکی یاد میں عید الاضحیٰ منائی جاتی ہے لہذا اسلام نے تفریح کے جو مواقع بتائے ہیں، ان میں ذاتی مواقع، قومی سطح کے مواقع، علاقائی سطح پر ہر خوشی اور جائز کامیابی کے مواقع شامل ہیں۔ ان کی خوشی منانے اور اللہ کا شکر ادا کرنے کا اہتمام نہ صرف جائز ہے بلکہ قرآن مجید کے بالواسطہ اشارے کے مطابق مسنون اور بہتر ہے۔ کیوں کے انسان نئے ماحول سے ہٹ کر کچھ کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ مثلاً اگر ہم اپنے لباس کی بناوٹ میں تھوڑی جدت پیدا کرلیں تو ہمیں اچھا لگے گا۔ ایک عجیب سی خوشی محسوس ہو گی اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ انسان کچھ نئے کی تلاش میں رہتا ہے۔ شریعت نے

انسان کے تمام فطری تقاضوں کا سامان کیا ہے، اس تقاضے کی تکمیل کا سامان اور اس سلسلے میں ہدایات بھی شریعت میں موجود ہیں۔ کہ اس کی شرائط کیا ہیں؟ اس کی حدود کیا ہیں؟ ہماری ان سب تک رسائی بہت ضروری ہیں۔ لیکن اس حد تک تو ہر شخص اتفاق کرئے گا کہ لوگ اپنے مزاج اور طبیعت کو ایک جدت سے ہم آہنگ کریں، اپنی صلاحیتوں کو جلا بخشیں، اپنی کارکردگی کو بہتر بنائیں۔ یہ بات شریعت کے مزاج کے مطابق ہے اور شریعت نے اس کی تعلیم دی ہے۔

کھیل کی تعریف

عربی زبان میں کھیل کے لئے " اللعب " کا لفظ استعمال ہوتا ہے مثلاً لعب فلان اذا کان فعلہ غیر قاصد بہ مقصداً صحیحا " یعنہ لعب و کھیل ہر اس کام کو کہا جاتا ہے جو بلا کسی مقصد صحیح کے انجام دیا جائے "[6] اللغو اس کا معنی ہے "وھو کل سقط من قول او فعل فید خل فیہ الغناء والھو و غیر ذلک مما قاربہ"[7] یعنی لغو ہر نکمی (فضول) بات اور ہر نکمے (فضول) فعل کو کہا جاتا ہے جس میں گانا باجا راگ رنگ وغیرہ سب بیکار باتیں شامل ہیں۔ فیروز لغت میں کھیل کے لفظی معنی بازی، بازیچہ، کرتب، دل بہلاوا، مشغلہ، شغل بازی، بیان کئے گئے ہیں۔ کھیل سے مراد ایک ایسی منظم سرگرمی ہے جسے عموماً لطف اندوزی کے لئے سرانجام دی جاتی ہے "کل لھو باطل اذا شغلہ عن طاعۃ اللہ"[8] "ہر کھیل باطل ہے جو اللہ کے ذکر سے غافل کر دے" نبی کریم ﷺ نے کھیل کی تعریف یوں بیان کی فرمائی "ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہ ہو وہ کھیل ہے" لھو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے۔

کھیلوں کی شرعی حیثیت

اسلام میں پاک اور بامقصد ورزش اور کھیل کود کو جائز قرار دیا ہے بلکہ ایسی ورزش اور کھیلوں کی ترغیب بھی دی گئی ہے

نیز جسمانی اور غیر جسمانی قوت کے حصول کی ترغیب بھی دی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ[9] اللہ نے اپنے نیک بندے طالوت کو بنی اسرائیل میں بادشاہ بنا کر مبعوث فرمایا تو انھیں علم کے ساتھ ساتھ جسمانی قوت بھی عطا فرمائی۔ نبی کریم ﷺ نے تو توانا جسم کی تعریف بھی فرمائی: آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "کمزور مومن کے مقابلے طاقتور و توانا مومن بہترین ہے" تاکہ اس کے ذریعے بندہ عبادات اور جہاد کے تقاضوں کو پورا کر سکے۔ لہذا پوری زندگی کو کھیل کود بنا دینا اور "زندگی برائے کھیل" کا نظریہ درست نہیں ہے۔ اسلام کامل و اکمل شریعت اور اعتدال پسند مذہب ہے ہر چیز میں میانہ روی کو پسند کرتا ہے۔ اسلامی نظام کوئی خشک نظام نہیں جس میں تفریح اور زندہ دلی کی کوئی گنجائش نہ ہو بلکہ اسلام فطرت انسانی سے ہم آہنگ اور فطری مقاصد کو بروئے کار لانے والا مذہب ہے۔ اس میں نہ تو خود ساختہ "رہبانیت" کی گنجائش ہے نہ ہی "بے ہنگم زندگی" کی اجازت۔ آسانی فراہم کرنا اور سختیوں سے بچانا شریعت کے مقاصد میں داخل ہے "يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ"13 اقوام یورپ کی طرح پوری زندگی کو کھیل کود بنا دینا اور "زندگی برائے کھیل" کا نظریہ اسلام کے نقطہ نظر سے درست نہیں۔ بلکہ آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے

اخلاقی حدود میں رہ کر کھیل کود، زندہ دلی، خوش مزاجی اور تفریح کی نہ صرف یہ کے اجازت ہے۔ اور بہت سے کھیلوں کی حوصلہ افزائی کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اسلام سست اور کاہل پسند انسان کو پسند نہیں کرتا بلکہ خوش طبع اور چست انسان کو محبوب رکھتا ہے۔ لہذا اسلام کی اعتدال پسندی ہی کا یہ اثر ہے کہ حضور ﷺ اور صحابہ اکرامؓ اور امت کی نام ور ہستیوں کی زندگیاں جہاں خوف و خشیت اور زہد و تقویٰ کی بے نظیر مثال ہیں وہی تفریح، خوش دلی اور کھیل کود کے پہلوؤں پر بھی بہترین نمونہ ہیں۔ لہذا اگر ہم اسلامی عبادات پر غور کریں تو اکثر عبادات جسمانی ورزش کی قسموں میں شمار ہوتی ہے۔

کھیلوں کی خصوصیات

کسی فرد کی جسمانی اور نفسیاتی حالت کو بہتر بنانے کے اصول اور مقاصد کے ساتھ ساتھ جسمانی سرگرمی ہونے کی وجہ سے اس کی خصوصیات بھی ہوتی ہے۔ جو درج ذیل ہیں: یونین، ٹیم میں کام کرنا، ذمہ داری، نظم وضبط اور کام۔

کھیل کی قسمیں

کھیلوں کی سرگرمیاں کرنا صحت مند اور سب سے بڑھ کر تفریح ہے۔ ہر کھیل میں متعدد کھلاڑی ہوتے ہیں اور انفرادی کھلاڑی بھی ہوتے ہیں اور یہ وہ کھلاڑی ہوتے ہیں جس میں کھلاڑی تنہا سرگرمی انجام دیتا ہے۔ لہذا کھیلوں کو درج ذیل قسموں میں تقسیم کیا گیا ہیں:

جنگی کھیل بال کھیل ایتھلیٹک کھیل میکینیکل کھیل فطرت کے ساتھ رابطے میں کھیل پہاڑ، زمین، ریت

کھیلوں کی شرعی حکم

ایسا کھیل تماشا اور لہو ولعب جس سے نماز تک فوت ہو جاتی ہو وہ حرام ہیں چاہے وہ کھیل مسلمانوں کے خلاف کھیلا جائے یا کافروں کے خلاف۔

پنجاب کے کھیل

پنجاب کی ہونے والی وہ (activities) جو لوگوں میں کھیلوں کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ اور یہ کھیل دیہاتوں میں بچوں سے لئے کر بزرگوں کے درمیان کھیلے جاتے ہیں۔ کھیل کھیلنا کا زیادہ شوق بچپن میں ہی ہوتا ہے۔ چھوٹی عمر کے لڑکے اور لڑکیاں بچپن میں اکٹھے کھیلتے ہیں۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ لڑکیوں اور لڑکوں کے کھیلوں میں فرق آجاتا ہے ان کھیلوں کو تفریح کے لیے کھیلا جاتا ہے۔ لڑکوں کے کھیل سخت جان، قوت، طاقت کا مظاہرہ اور برداشت کا عکاس ہوتے ہیں۔ جبکہ لڑکیوں کے کھیل نرم، کومل اور نسوانی ہوتے ہیں۔

پنجاب کے مشہور کھیل

لڑکوں کے کھیل: وہ کھیل جو پنجاب میں لڑکوں کے ساتھ خاص ہیں مثلاً: کاواں گھوڑی، شکر بھجی، ڈنڈا ڈک، بنٹے (گولیاں)، کڑکالھا لکڑ، ڈھکلی

لڑکیوں کے کھیل : وہ کھیل جو پنجاب میں لڑکیوں کے کھیلے جانے والے ہیں مثلاً: گیٹے (روڑے)، گڈیوں پٹولے، سٹاپو (کڑی کاڑہ)، تھال، پنگھوڑا، ککلی، کوکلا چھپاکی، پکڑم پکڑائی، ٹپ ٹاپ، کھو کھو، چھپن چھپائی، آنکھ مچولی، چیل اڑی، کوا اڑا وغیرہ، اکڑ بکڑ بمبے بو، جھولا جھولنا، رسہ کسی۔

لڑکوں اور لڑکیوں کے کھیل: پنجاب میں لڑکوں اور لڑکیوں کے مل کر کھیلے جانے والے کھیل درج ذیل ہیں: مثلاً: وانجھو، کالا کجا چھو کدا، لکن میٹی، لکڑ لوہار، چور سپاہی، کلی جوٹا، پیل چوٹ، خان گھوڑی، رب دی کھتی، راجے دی بکری، پیٹھو گرم، بندر کلا۔

گیٹے (روڑے): یہ پنجاب کی خواتین میں کھیلے جانے والے (indoor) کھیلوں میں سے ایک ہے جو وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ مل کے کھیلتی ہیں۔ یہ ایک ایسا کھیل ہے جس میں لڑکیاں ایک کنکر کو ہوا میں اچھال کر اسی ہاتھ سے نیچے پڑے مزید کنکر اٹھاتی ہیں۔ اگر کنکر نیچے گر جاتا تو وہ ہار جاتی اور جو سارے کنکر اٹھانے میں کامیاب ہو جاتی وہ (winner) ہوتی۔

گڈیاں پٹولے: گڈیاں پٹولے (گڈا اور گڑیا کی شادی) یہ پنجاب میں کھیلے جانے والا کھیل ہے جو خاص طور پر بچیاں اپنے گھروں میں بیٹھ کر بڑے شوق سے کھیلتی ہیں۔ اس میں بچیاں بڑے شوق سے بڑوں کی شادیوں کی طرز پر یہ کھیل ترتیب دیتی ہیں یعنی پہلے دونوں طرف سے دونوں سے سہیلیوں کے درمیان ددنوں کا رشتہ اور ان کی شادی کی تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔ اور پھر گڈا اور گڈی کے لیے چھوٹے چھوٹے خوبصورت کپڑوں کے ٹکڑے (پٹولے) بڑے اہتمام سے سلائی کیے جاتے ہیں (یعنی دولہا اور دولہن کا لباس)۔ سہلیاں بھی رنگ برنگے لباس پہن کر آتی ہیں اور باقاعدہ ایک رخصتی کا منظر پیش کیا جاتا ہے۔

سٹاپو (کڑی کاڑہ): یہ بھی (indoor) کھیلوں میں سے ایک کھیل ہے جو پنجاپ کی بچیاں اپنے گھروں میں اپنی بہنوں اور اپنی سہیلیوں سے مل کر کھیلتی ہیں اس میں مستطیل خانے زمین پر بنائے جاتے ہیں جن میں سے تیسرا اور پانچواں خانہ درمیان میں لائن لگا کر دو خانوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ پھر پتھر کی ایک ٹھکری پکڑ کر خانوں میں پھینک کر کچھ اس طرح کھیل کھیلا جاتا ہے کہ ایک ٹانگ پر اچھلتے ہوئے جا کر اس اس ٹھکری کو اٹھانا ہوتا ہے۔ پس اگر اس دوران لائن پر پاوں آ گیا تو بازی ختم۔

تھال: یہ بھی کھیل پنجاب کے دیہاتوں میں کھیلے جانے والا کھیل ہے۔ اس میں کچھ لڑکیاں سات رنگ کے کپڑوں سے بنی گیند سے کھیلتی ہیں۔ اس گیند کو ایک لڑکی ہاتھ پر اچھالتی ہے اور ساتھ ساتھ لڑکی گنگنارہی ہوتی ہے اور بار بار وہ ایسے کرتی ہے۔

پنگھوڑا: یہ ایک ایسا کھیل ہے جو زیادہ تر کم سن لڑکیاں کھیلتی ہیں۔ عموماً اس کھیل میں آٹھ کھلاڑی لڑکیاں ہوتی ہیں جن میں سے چار فرش پر بیٹھ کر اپنے پاؤں ایک دوسرے کو چھونے دیتی ہیں۔ کھڑے رہنے والی چار لڑکیاں فرش پر موجود لڑکیوں کے ہاتھ پکڑتی ہیں اور بائیں ہاتھ اور سیدھے ہاتھ کو دھیمی رفتار سے گھماتی ہیں۔ یہ رفتار رفتہ رفتہ تیز ہوتی ہیں جس سے زمین پر بیٹھی لڑکیوں کو سواری کرنے کا احساس ہوتا ہے۔ کھڑی لڑکیاں بیٹھی لڑکیوں کی جگہ لیتی ہیں اور اس طرح کھیل جاری رہتا ہے۔

ککلی: یہ پنجاب میں لڑکیوں کا مقبول کھیل ہے۔ جس میں دو ہم عمر لڑکیاں ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ایک دائرے کے اندر رہتی ہوئی گھومتی اور ساتھ ساتھ گانا گاتیں ہیں۔[10]

کوکلا چھپاکی: اس کھیل میں پانچ سے زیادہ لڑکیاں حصہ لیتی ہیں۔ یہ لڑکیاں دائرہ بنا کر بیٹھتی ہیں اور اپنا سر گھٹنوں پر رکھ کر آنکھیں بند کر لیتی ہیں۔ اور ایک کھلاڑی چادر کو بل دئے کر رسی بناتا ہے اور اسے گھما کر اونچی آواز میں کہتا ہے۔ کوکلا چھپاکی کی جمعرات آئی ہے جیہڑا اگڑ پچھڑ دیکھے اوہدی شامت آئی جے۔ اور ڈوپٹے کی رسی کسی ایک کھلاڑی کے پیچھے چپکے سے رکھنے کے بعد اسے دائرے کا چکر مکمل کرنا ہوتا ہے۔ اگر چکر مکمل ہو گیا اور اس کھلاڑی کو پتہ نہ چلا تو رسی اس کھلاڑی کی کمر پر ماری جاتی ہے اور وہ بھاگتے ہوئے مار سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر وہ بغیر مار کھائے وہ چکر مکمل کر لے تو اگلی باری اس کو دی جاتی ہے۔

آنکھ مچولی: یہ بہت معروف اور پر لطف کھیل ہے عموماً گھر کے کسی چھوٹے کمرے میں سب کزنز اور بہن بھائی کھیلتے ہیں۔ کسی ایک کی آنکھ پر پٹی باندھ کر دوسروں کو بغیر دیکھے پکڑا جاتا ہے۔ پھر جس کر ہاتھ لگ جائے باری اس کی ہوتی ہے۔ اور پھر اس دوران یہ چیک کیا جاتا ہے کہ اس کو نظر تو نہیں آرہا آنکھوں پر پٹی یا ڈوپٹہ باندھ کر انگلیوں کے ذریعے سوال کیا جاتا کہ یہ کتنے ہیں؟ کبھی کوئی ایمان دار سچ بتا دیتا کہ سب نظر آرہا ہے۔ اور کبھی کوئی غلط بندسہ بتا کر اپنی پوزیشن مستحکم رکھتا۔

چھپن چھپائی　　تیری ساس کی ملائی　　تو نے لپ لپ کھائی　　تجھے شرم نہ آئی

یہ خود سے بنایا ہوا ایک کھیل ہے جس میں "آئی" کا لفظ جس کے سر پر آتا سمجھ لیجے کہ اس کی شامت آجاتی یہ دوسرے کھیلوں سے ذرا مختلف اور انتہائی مزے دار گیم ہے۔ لیکن صرف ان کے لئے جن کی باری نہ ہوتی اس کھیل کا طریقہ یہ ہے کہ ایک کی باری ہوتی اگر کم جگہ ہوتی تو دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جاتا۔ اور سو سے لے کر ایک سو تک کی گنتی گنتا۔ اس کھیل میں دو اصطلاحات استعمال ہوتی ایک "ایمپریس" دوسری "بھنڈا"۔ ایمپریس بغیر ہاتھ لگائے دام دینے والے کو کرنا ہوتا تھا۔ جبکہ بھنڈا پوشیدہ لوگوں کو کرنا ہوتا تھا۔ اس طرح یہ کھیل کھیلا جاتا تھا۔

کھوکھو: یہ بھی بہت مزے کا کھیل تھا۔ اس کھیل میں تقریباً دس افراد تو لازمی ہونے چاہیے پانچ پانچ کی ٹیم کے حساب سے کم بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس میں وہ جان نہیں پڑے گی جو اس کا خاصہ ہے۔ چار کو مناسب فاصلے سے ایک سیدھی قطار میں کھڑا کر دیا جاتا اور پانچواں باہر رہتا۔ باقی دائرے کے مخالف سمت تیار کھڑے ہوتے جیسے ہی پانچواں کھلاڑی بھاگنا شروع ہوتا تو پوری ٹیم دائرے کے گرد دوڑ لگا دیتی۔ لہذا پکڑنے والا بیچ کی لکیر پھلانگ نہیں سکتا تھا لیکن یہ سہولت بھاگنے والے کو میسر ہوتی تھی۔ چنانچہ پکڑنے والا ریسلنگ کی طرح دائرے کی سیدھ میں کھڑے اپنے باقی ساتھیوں کو پشت سے "کھو" کہتے ہوئے اس کی جگہ پر کھڑے ہو جاتا۔ پھر پکڑنے کی باری اس کی ہوتی ایسا اس صورت میں ہوتا جب اسکا سانس پھول جاتا یا بھاگنے والا اس کی گرفت سے دور ہو جاتا۔ جب سب آوٹ ہو جاتے تو اگلے فریق کی باری شروع ہو جاتی۔

ٹپ ٹاپ: اس کھیل میں دو افراد پکڑنے والے ہوتے ہیں اور باقی سب بھاگنے والے ہوتے ہیں۔ بھاگنے والے پکڑنے کے لیے ٹاپ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے ہی کوئی پکڑ میں آتا ادھر ہی اپنی جگہ بیٹھ جاتا۔ پہلا اس کی نگرانی اور دوسرا باقیوں کو پکڑ تا رہتا۔ جو اپنے ساتھیوں کو چھڑانا چاہتا اس کو ہاتھ لگا کر "ٹپ" کہنا پڑتا تبھی وہ آزاد ہوتا ورنہ سب کے پکڑے جانے کے بعد جو دو پہلے ٹاپ ہوئے تھے باری ان کی ہوتی۔

ہرا سمندر: یہ بہت مزے کا کھیل ہے اس میں کچھ لڑکیاں ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ایک دائرہ بناتی ہیں۔ ایک لڑکی درمیان میں ہوتی ہے دائرے کو سمندر تصور کیا جاتا ہے۔ دائرہ بنانے والی لڑکیاں بیچ میں کھڑی لڑکی سے باری باری سوال کرتی ہیں۔ کہ کینا کینا پانی، لڑکی کہے گی کہ ٹخنوں جتنا تب یہ لڑکیاں کہے گی کہ کھٹنوں جتنا ،ہاتھ تک، گردن تک پھر "میں ڈوب رہی ہوں ہوں" اس کے بعد لڑکی زمین پر گر جاتی ہے۔ اور دوسری لڑکیاں دائرہ توڑ کر اس کو بچاتی ہیں اس طرح یہ کھیل دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور پہلی لڑکی کی جگہ دوسری لڑکی درمیان میں آجاتی ہے اس طرح کھیل جاری رہتا ہے۔ [11]

اڈھی چھڑپا: یہ ایک ایسا کھیل ہے جس میں لڑکیوں کی دو ٹیمیں شامل ہوتی ہیں اور ہر ٹیم میں چھ چھ کھلاڑی ہوتے ہیں ایک ٹیم سے دو لڑکیاں زمین پر بیٹھتی ہیں۔ یہ دونوں اپنے پاؤں سیدھے کر کے ایک دوسرے سے ملاتی ہیں۔ دوسری ٹیم کی ایک لڑکی اپنی مخالف ٹیم کی لڑکی کے پاؤں کے اوپر سے بھاگ کے اُچھلتے ہوئے چھلانگ لگاتی ہے۔ اگر وہ اس میں کامیاب ہو جائے تو پہلی ٹیم سے کی دو لڑکیاں اس کی ٹیم میں شامل ہو جاتی ہیں۔ اس طرح اگلی لڑکی کے چھلانگ لگانے کا دائرہ اور وسیع ہو جاتا ہے۔ یہ سلسلہ تب تک جاری رہتا ہے جب تک ساری لڑکیاں چھلانگ نہ مار [12]

اکڑ بکڑ بمبے بو: جب بچے کھیلنا شروع ہوتے ہیں تو شروع شروع میں وہ اس قسم کے کھیل کھیلتے ہیں:

اکڑ بکڑ بمبے بو اسی نوے پورے سو سو میں لگا تا گا چور نکل کے بھاگا[13]

پنجاب میں رائج الوقت تفریحات

۱۔ گانا سننا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۲۔ فلمیں دیکھنا

۳۔ تصویر کشی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۴۔ اسٹیج ڈرامہ

۵۔ شادیوں پر ناچ گانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۶۔ لونگ ڈرائیونگ

۷۔ تاش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۸۔ عریانیت پر مبنی کارٹون

۹۔ بیڈ منٹن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۱۰ کیرم بوڈ

۱۱۔ بے ہودہ اور جھوٹ پر مبنی مزاق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۱۲۔ لوڈو

یہ دورِ حاضر کے چند کھیل ہیں جن کی طرف توجہ دلائی گی ہے۔اس کے علاوہ اور بھی بہت زیادہ کھیل ہیں لیکن ان میں سے کچھ ایسی تفریحات ہیں جو اسلام میں جائز نہیں اور اسلام میں ان کی ممانعت فرمائی گی ہے اسلام نے ہمیں تفریح کی اجازت دی لیکن اس کی حدود بھی قائم کی ہیں۔ ہمیں ان جائز حدود کے اندر رہنا ہوگا تا کہ ہم بامقصد زندگی گزار سیکھے۔

خلاصہ بحث

زیر بحث تحقیق کے بعد یہ نتائج سامنے آئے کہ صوبہ پنجاب میں خواتین کو صرف گھریلو امور کے لیے پابند نہیں کیا گیا بلکہ ان کی ذہنی و جسمانی تفریحات کے مواقع فراہم کیے گئے۔ موجودہ دور میں خواتین اجتماعی تفریحات کی بجائے انفرادی طور پر Media سے زیادہ رغبت و میلان رکھتے ہوئے نظر آتی ہیں۔ وہ تمام کھیل جو پنجاب میں کھیلے جاتے تھے۔ لیکن اب یہ کھیل بہت کم دیکھنے کو ملتے ہیں شہروں میں تو ان کا نام ونشان تک باقی نہیں اور دیہاتوں میں بھی کم ہی دیکھنے کو ملتے ہیں یہ ایسے کھیل تھے جن سے ذہنی اور جسمانی ترقی میں قابلِ قدر اضافہ ہوتا تھا اور عقلی صلاحتیوں میں بھی اضافہ ہوتا تھا ان کھیلوں کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے دلی لگاؤ اور باہمی محبت پیدا ہوتی تھی۔ اور اس طرح آپس کے رشتے بھی مضبوط ہوتے تھے۔ کیوں کہ یہ کھیل بچوں بوڑھوں کے درمیان کھیلے جاتے تھے اور اس طرح یہ کھیل انسان کی زندگی میں نہایت مثبت کردار ادا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ یہ کھیل چاروں صوبوں کی ثقافت کے مختلف رنگ پیش کرتے ہوئے ہر علاقہ کی نمائندگی بھی کرتے تھے۔ ان کھیلوں میں کسی قسم کا وقت کا ضائع نہیں تھا۔ ان کھیلوں میں حقیقتاً تفریح کا تصور موجود تھا۔ لیکن جدید دور میں کھیلوں کی نوعیت بالکل تبدیل ہوگی ہے۔ پرانے کھیلوں کی جگہ نئے کھیلوں نے لے لی ہے پرانے کھیل ختم ہوچکے ہیں۔ اس کی جگہ نئے کھیلوں (tiktok,vedio games ,mobile ,internet, cartoon,etc) نے لے لی ہیں۔ ان سے نہ تو تفریح ملتی ہے، نہ ہی ذہنی سکون ملتاہے، نہ ہی جسمانی طور پر صحت کا حصول ہے، اور نہ ہی ایک دوسرے کے لیے وقت ہوتا ہے۔ اور ان کی وجہ سے آپس کے رشتے کمزور ہورہے ہیں یہ صرف و صرف وقت کا ضائع ہے۔ بلکہ یہ ایسے کھیل ہیں کہ جن کو کھیلنے کے بعد ذہنی تھکان مزید بڑھ جاتی ہے۔ اور ان کی وجہ انسان کے ضروری کام متاثر ہوتے ہیں۔ لہذا حکومت کو چاہیے کے پرانے وقتوں میں جو کھیل (سٹاپو، تھال، پنگھوڑا، گڈی پٹولے، گیٹے، ککلی، کوکلا چھپاکی، چھپن چھپائی، کھو کھو، رسہ کشی، جھولا جھولنا وغیرہ کھیلے جاتے تھے ان کو (promot) کرے اور کالجز، سکولز میں بچوں کی رغبت ان کھیلوں کی طرف دلائے۔ Extra curriculum activity کو بڑھایا جائے تاکہ ان کھیلوں کی وجہ سے رشتے مضبوط ہوسکے اور بچوں کی جسمانی اور ذہنی صلاحیتیں اُجاگر ہو اور ان صلاحیتوں کی وجہ سے وہ عملی میدان میں آگے بڑھ سکے۔ اسلام میں کھیل و تفریح سے منع نہیں کیا گیا کیوں کے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی بعض اوقات نبی کریم ﷺ میرے پاس آتے تو وہ بچیاں باہر چلی جاتی۔ جب آپ واپس چلے جاتے تو وہ داخل ہو جاتی (یعنی میرے پاس واپس آجاتی)[14]۔ اسی طرح جھولا جھولنے سے متعلق بھی کئی حدیث مروی ہیں

سنن ابو داؤد میں ہے کہ نبی کریم ﷺ سے نکاح سے تھوڑی دیر قبل تک آپ جھولا جھول رہی تھیں[15]۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث ہیں جن میں کھیلنے کے متعلق روایات وارد ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] النیشاپوري، أبو الحسن علي الواحدي، **تفسیر البسیط** (عمادة البحث العلمي) ۱۱:۲۳۲

Āl-Nīshapurī,Ābu ul-ḥasanʿali al-wāḥdī, *tafsīr al-Basīṭ*(ʿamādat ul baḥth al-ʿelmiya),11:232

[2] البغدادی للخطیب، **الجامع الاخلاق الراوی و آداب السامع** (مکتبہ المعارف ۱۹۸۹ھ) ۱۰:۹۰

Al-baghdadī lilkhatīb, *Al-jāmiʿa ul ikhlāq ul rāvī o Ādāb ul sāmiʿa* (Mktbah al- maʿarif 1989 AH) V:10, P:90.

[4] سورۃ النمل، ۴۹:۲۔

Al-Naml16: 49.

[5] سورۃ العنکبوت، ۲۰:۲۰۔

Al- ʿankabūt 20: 20.

[6] ۔ عثمانی، محمود اشرف، **مفردات القرآن، کھیل اور تفریح کی شرعی حدود**، (لاہور، کراچی: ادارہ اسلامیات لاہور)

ʿUtmāni, Maḥmūd Ashrāf,*Mūfrdāt ul qurān, khayl aur Tafriḥ ki sharʿi ḥadūd*, Publish:Idara Islamiat Lahore,(Karāchi,Lāhor:Ādara islāmyat).

[7] القرطبی، محمد بن أحمد، **الجامع أحکام القرآن** (القاہرہ: دار الکتب المصریہ، ۱۹۶۵)، ج ۱۳، ص ۸۰۔

Al-qurṭbi, Muḥammad bin Aḥmad, *Al Jāmi' Li Aḥkam al Qur'ān*(Cairo: Dār al Kutub al Miṣriyyah, 1964)V:13,P:80.

[8] البخاری، محمد بن اسماعیل، **الصحیح البخاری**، (دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ)، ۱۱:۹۱۔

Al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismāʾīl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, (Dār Tawq al-Najāḥ, 1422H), NO: 11:91.

[9] سورۃ انفال ۱۰:۴

Ānfaāl 10:4

[10] پنجاب دی وارئٹی کھیڈاں، سکھدیو مادھوپوری چتنا پرکاشن پنجابی ھبون

Punjab d variety khaidaa,sikh dioo madohpoori chitna parkashn Punjabi haboon.

[11] پنجاب دی وارئٹی کھیڈاں، سکھدیو مادھوپوری چتنا پرکاشن پنجابی ھبون

Punjab d variety khaidaa,sikh dioo madohpoori chitna parkashn Punjabi haboon.

[12] لوک ادب اور اور اسکی روایت: پروفیسر ابن کنول، سابق صدر، شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

Lk adab aur uski rwait:professor ibn e kanwal,sabiq sadar,department urdu,dehli university,dehli.

[13] ابوداؤد سلیمان بن الاشعث، **سنن ابوداؤد** (بیروت: المکتبۃ العصریۃ، س۔ن)، ۴:۵۰۹۔

Abū Dā'ūd Sulaīmān Bin Al-Ash'ath,Sunan Abū Da'ūd(Beīrūt:Al-Maktaba Al-Aṣriyya,n.d.), 4:509.

[14] ابوداؤد، **سنن ابوداؤد**، ۴:۵۰۹۔

Abū Dā'ūd,*Sunan Abū Da'ūd*, 4:509.

[15] ابوداؤد، **سنن ابوداؤد**، ۴:۵۰۹۔

Abū Dā'ūd,*Sunan Abū Da'ūd*, 4:509.